تالیف

جامع المنقول والمعقول شیخ الحدیث

حضرت علامہ مفتی محمد فضل رسول سیالوی

دامت برکاتہم العالیہ

ناشر دارالعلوم غوثیہ رضویہ

جامع مسجد اندرون جنرل بس سٹینڈ سرگودھا 0301-6769232

شہزاد احمد مجددی چوراہی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سیفِ نعمان

بر در باری

منہاج القرآن

مصنف

جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث

حضرت علامہ مفتی محمد فضل رسول صاحب سیالوی

دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

دارالعلوم غوثیہ رضویہ جامع مسجد نور اندرون جنرل بس سٹینڈ سرگودھا

0301-6769232

یہ بات بھی ذہن نشین ہونی چاہیے کہ ہمیں کسی کی ذات سے کوئی عداوت یا حسد نہیں۔ ہمیں اگر عداوت ہے تو صرف ان کے نظریات وعقائد سے ہے جو امت مسلمہ کے عقائد ونظریات سے متصادم ہیں اس لیے گزارش ہے کہ اپنا فرض منصبی ادا کرتے ہوئے للہ ان سوالوں کے جواب دیں جو آپ کا اخلاقی اور مذہبی فریضہ بھی ہے۔

(۱)۔اللہ تعالیٰ جل شانہ کا فرمان ہے و قالت الیھود عزیز بن اللہ و قالت النصاری المسیح ابن اللہ۔ یہودی بولے عزیز اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانی بولے مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ العیاذ باللہ۔

یہودیوں اور عیسائیوں کی یہ باتیں شرک ہیں کیونکہ جو اللہ کا بیٹا ہو اس میں اسکی خصوصیت ہونی چاہیے ورنہ بیٹا نہیں ہوسکتا تو ثابت ہوا کہ یہودی اور نصرانی مشرک ہیں اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے ان اللہ لا یغفران یشرک بہ و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء کہ اللہ تعالیٰ شرک کبھی نہ بخشے گا اور اسکے علاوہ جسے چاہے گا بخش دے گا اس سے معلوم ہوا کہ دوسرے مشرکوں کی طرح یہودی اور نصرانی ایسے مشرک ہیں کہ ان مذاہب پر رہتے ہوئے انکی مغفرت نہیں ہوسکتی۔ تو اب مسٹر طاہر کا انکو مومن گروہ میں شمار کرنا کافر کو مومن و مسلمان کہنا ہے یا نہیں۔ یقیناً ہے تو جو آدمی کافر کو مومن و مسلمان کہے وہ کافر ہے یا مسلمان ہے؟ (وائرسِ مسیحیت صفحہ ۱۷)۔

(۲)۔اللہ جل شانہ کا فرمان ہے یا ایھا الذین امنوا لا تتخذ الیھود و النصاری اولیاء بعضھم اولیاء بعض و من یتولھم منکم فانہ منھم ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین اے ایمان والو یہود ونصاری کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں تم میں جوکوئی ان سے دوستی رکھے گا وہ انہیں میں سے ہے بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کو راستہ نہیں دیتا۔

سوال یہ ہے کہ مسٹر طاہر نے عیسائیوں اور یہودیوں سے محبت کی پینگیں چڑھائی ہوئی ہیں حتیٰ ادارہ کی مسجد میں انکو عبادت (یہ علیحدہ سوال ہے کہ کافر کی عبادت کو عبادت کہنا اسلام ہے یا کفر ہے؟) کی اجازت دی ہے تو ان سے دوستی کر کے وہ خود یہودی اور نصرانی اور کافر ہوئے یا نہیں۔ قرآن کا تو یہی حکم ہے اگر نہیں تو اس کی دلیل قرآن وسنت سے صراحتاً عبارۃ النص سے پیش فرمائیں؟ چلو عبارۃ نہ ہو تو اشارۃ النص اگر نہیں تو اقتضاء النص سے ہی سہی جواب دے کر امت مسلمہ کو مطمئن کریں؟ اس پر خلیفہ ثانی سیدنا حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عمل کا

اور فرمائیں کہ مسٹر طاہر کافر ہیں یا مسلمان؟ یہ آیت کریمہ سنہ ۹ ہجری کو نازل ہوئی۔

(۵)۔ یہود و نصاریٰ جب تک دین حق کے تابع نہ ہوں تو مسلمانوں پر انکے ساتھ جنگ کرنی فرض ہے (اگر کسی عارضے کیوجہ سے مسلمان جنگ کی پوزیشن میں نہ ہوں تو جنگ مؤخر تو ہو سکتی ہیں منسوخ نہیں ہو سکتی کہ اسلام مکمل ہو چکا اور قطعی طور پر قرآن میں اسکا حکم موجود ہے) حتیٰ کہ وہ ذلیل و رسوا ہو کر فدیہ دینا قبول کر لیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الاخر ولا یحرمون ماحرم اللہ و رسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتو الکتاب حتی یعطوا الجزیۃ عن یدوھم صاغرون ان سے لڑو جو اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں لاتے اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جسکو حرام کیا اللہ اور اسکے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیے گئے جب تک کہ اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر۔

مسٹر طاہر بجائے اس کے کہ ان سے صرف نفرت ہی کر لیتے ان سے داد و محبت کے روابط بڑھا کر منکر قرآن ہوا یا نہیں اگر ہوا ہے تو اس کا حکم قرآن و سنت سے گرم و تر دماغ والے مفتی عبدالقیوم کو اخلاقاً اور شرعاً بتانا لازم ہے۔ فرمائیں اس کا کیا حکم ہے اگر نہیں تو آخر کیوں؟ بینوا توجروا معشر المنہاج جب کہ اس آیت میں واضح طور پر یہ حکم یہود و نصاریٰ کا ہے۔

(۶)۔ مسٹر طاہر فرماتے ہیں: مسیحی بھائیوں کا کرسمس اور مسلمانوں کی عید خوشی کے تہوار ہیں ہمیں ایک دوسرے کو اپنے تہواروں میں شریک کرنا چاہیے اور مسلم کرسچین ڈائیلاگ فورم کے زیر عنوان (جو کہ منہاج کرسچین ڈائیلاگ ہے نہ کہ مسلم کرسچین ڈائیلاگ ہے اپنے کرتوت کو مسلم امہ کی طرف منسوب کرنا یہ مسلمانوں اور اسلام کی توہین ہے الحمدللہ مسلمان اس ڈائیلاگ سے بیزاری کا اعلان کرتے ہیں) منعقدہ تقریب میں اس نے مزید کہا جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو نبی تسلیم نہیں کیا تو مسلمان نہیں ہو سکتے (بحوالہ اسلام اور وائرس مسیحیت) تو کرسمس کافروں کا تہوار ہے جو کفر ہے سوال یہ ہے کہ جو شخص کفر اور اسلام کو ایک قرار دے کر مسلمانوں اور کافروں کو ان کے کفر پر رہتے ہوئے مخلط کرنا چاہتا ہے وہ مسلمان یا کافر مفتی عبدالقیوم ہزاروی پر لازم ہے کہ اس کا جواب دیں نیز یہ کہ کون مسلمان ہے جو حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت کا منکر ہے اور عیسائی بھی بزعم خویش آپ کی نبوت کے قائل تو یہاں

(۸)۔منہاج اور کرسچین ڈائیلاگ فورم میں عیسائیت کے عروج اور ترقی کیلئے اجتماعی دعا بھی کی گئی (اسلام اور وائرس مسیحیت) جو کفر پر رضا ہے اور یہ خالص کفر ہے عقائد کی کتابیں دیکھیں یہ جلی قسم سے لکھا ہوا ہے کہ الرضاء بالکفر کفر۔ کیا مفتی عبدالقیوم ہزاروی اپنا فرض منصبی ادا فرماتے ہوئے یہ فتوی صادر فرمائیں گے؟ نیز ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لیے ڈوبیں گے کے مصداق سادہ لوح مسلمانوں کو اور ادارہ منہاج اور تحریک منہاج کے پیروکاروں کو اس کفر خالص میں مبتلا کیا ہے یا نہیں یقیناً شیخ المنہاج نے اپنے پیروکاروں اور مریدوں کو اس اندھے کوئیں میں گرا کر امت مسلمہ سے جدا کر دیا ہے اعاذنا اللہ و ایاکم معشر المسلمین من شرہ و کفرہ و فسادہ آمین۔

(۹)۔شیخ طاہر القادری صاحب اپنی کتاب السیف الجلی اور القول المعتبر میں لکھتے ہیں کہ:
حضرت ابو بکر صدیق ﷛ صرف سیاسی خلیفہ تھے اور روحانی خلیفہ بلا فصل حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔ دوسری طرف شیعہ عقائد کی تمام کتابوں میں یہی لکھا ہے کہ اہل سنت کے نزدیک خلیفہ کو عوام چنتے ہیں اور شیعہ کے نزدیک امام کو خدا چنتا ہے۔ شیعہ سنی میں اصلی فرق اور بنیادی وجہ امتیاز یہی قرار دی گئی ہے (ملاحظہ فرمائیں شیعہ کی کتابیں اصل و اصول شیعہ، اتحاد امت اور دیگر بے شمار کتب)۔

گویا یہ عقیدہ خالص رافضیت ہے اور اس میں حضرت ابو بکر صدیق ﷛ کی بے ادبی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ماموریت والا یہ عقیدہ ختم نبوت کے بھی منافی ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی روحانی طور پر نبی معظم ﷺ سے پوچھ کر اسے ختم نبوت کے منافی قرار دیا ہے (الانتباہ صفحہ ۸ وغیرہ)۔

اس کے ساتھ ساتھ شیخ المنہاج امام باڑوں میں جا کر فرماتے ہیں کہ شیعہ سنی میں کوئی جھگڑا نہیں، اصل جھگڑا خارجیت کا ہے۔

حالانکہ احادیث میں نشاندہی موجود ہے کہ اہم فرقے دو نہیں ہوں گے بلکہ تین ہوں گے، محب، بغیض، معتدل (رافضی، خارجی، اہل سنت)۔

شیخ المنہاج یہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ حسن و حسین (رضی اللہ عنہما) جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں، جنت میں ہر شخص شباب ہو گا تو پھر حسنین کریمین ہر جنتی کے سردار ہوئے۔

یہاں شیخ صاحب نے ابو بکر و عمر سیدا کھول اھل الجنۃ کوملحوظ نہیں رکھا اور خالص رافضیانہ بات کردی ہے۔

پچھلے سال محرم میں مسٹر طاہر نے رقاق والی احادیث سے ابکوا اور ابتا کوا کے الفاظ سے غم حسین میں زبردستی کا رونا جائز ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ایک تقریر میں کہتے ہیں کہ جو شیعہ سنی کو دو کرے اسے دو کردو۔ عورتوں کے ماہنامہ "دختران اسلام" میں اس دفعہ یہ الفاظ چھپے ہیں کہ: حضور ﷺ کے چاہنے والے، علی حیدرِ کرار کو مولا ماننے والے اور حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا ماتم کرنے والے شیطانی قوتوں سے برسرپیکار ہیں (ماہنامہ مذکور اگست 2010ء صفحہ ۳۶)۔

اس کے علاوہ بھی ہمارے پاس مسٹر طاہر کی رافضیت کے کئی شواہد ہیں، فرمایئے ان ساری باتوں کے ہوتے ہوئے آپ کا ضمیر ادارہ منہاج القرآن میں کام کرنے پر مطمئن ہے؟ اگر مطمئن ہے تو ان باتوں کا آپ کے پاس کیا جواب ہے؟

(۱۰)۔ مسٹر طاہر اجماع کے منکر ہیں۔ ایک تقریر میں اجماع کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک گاؤں کے مولوی مل کر جو بات کہہ دیتے تھے اسے اجماع کہہ دیا جاتا تھا۔ گویا طاہر صاحب نے اجماع کی حجیت کا سرے سے ہی انکار کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ فرداً فرداً بھی بہت سے اجماعی مسائل کے خلاف چلتے ہیں۔

چھوٹی داڑھی پر علماء نے لم یبحہ احد کی تصریح فرمائی ہے۔

دیت کا مسئلہ ایک معروف اور پرانا مسئلہ ہے جس میں مسٹر طاہر ائمہ اربعہ کے اجماع کے خلاف ہے۔ سیدنا ابو بکر صدیق کی روحانی افضلیت پر تمام علماء اور تمام صوفیاء کا اجماع ہے مگر مسٹر طاہر صاحب اس اجماع کے منکر ہیں۔ دوسری طرف مسٹر طاہر کی رافضیانہ حرکتوں کو اس مسئلے کے ساتھ جوڑا جائے تو بات مزید واضح ہوتی ہے کیونکہ رافضی مذہب اجماع کو تسلیم نہیں کرتا۔ اہل سنت و جماعت کے نام سے ہی اجماع کی پابندی ظاہر ہو رہی ہے۔ فرمایئے ان حالات میں طاہر صاحب کی براۃ کے لیے اور خود ان کے ہاں کام کرنے کے لیے اور اپنے ضمیر کو مطمئن کرنے کے لیے آپ کے پاس کیا دلائل ہیں؟

ہمارا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ آپ اس شخص کو چھوڑ دیجیے۔ آپ سے پہلے کتنے ہی لوگ

گیا ہو سوچو اور غور کرو علماءِ کرام پر واضح ہے کہ دین و ایمان کیا ہے؟ وہ یہ کہ نبی کریم جو کچھ اللہ تعالیٰ جل شانہ سے لائے اور اس کا لانا بداہت عقل سے ثابت ہو اس سب کی تصدیق کرنا۔ مومن ہونے کو تو سب پر ایمان لانا ضروری ہے لیکن اگر اس میں سے کسی ایک ضروری بات کا انکار لازم آتا ہو اور آدمی اس کا مرتکب ہو جائے تو اس کے کافر ہونے کو اتنا کافی ہے۔

غور فرمائیں آپ طاہر القادری کے جال میں پھنس چکے ہیں اور اس وقت اور اس سے قبل حتی کہ طاہر القادری کے استاد مولانا استاذ العلماء عبد الرشید صاحب اور استاذ العلماء علامہ عطا محمد بندیالوی علیہ الرحمہ اور ملک کے مقتدر علماء غزالی دوراں علامہ احمد سعید شاہ صاحب کاظمی اور ان کے علاوہ سینکڑوں علما کرام اس کو ضال مضل گمراہ بے دین فرما چکے ہیں اور یہ بات عقل بھی نہیں مانتی کہ یہ سب کے سب اس کے ساتھ حسد کرتے ہیں۔ یہ حاسدین نہیں یہ مسلمانوں کے غمخوار و ہمدرد ہیں تمہیں متنبہ کر رہے ہیں کہ یکسر اس سے اپنا ناطہ توڑ کر مدینے والے سے تعلق جوڑو کیونکہ اتحاد بین المذاہب اور اتحاد ادیان کا نعرہ لگا کر اس کا رشتہ مدینہ شریف سے ٹوٹ چکا ہے۔

ذرا غور فرمائیں کہ خمینی رافضی وہ ہے جو محبوبہ محبوب خدا اُم المومنین کو گالیاں دیتا ہے اور صحابہ جو کہ محبوب خدا ﷺ کے محبوب اور خلفاءِ ثلاثہ رضی اللہ عنہم کو تبرے اور گالیاں دیتا ہے۔ اور جو شخص یہ کہے کہ خمینی اسلام کے ان جری اور بہادروں سے ہے جس کا جینا علی کی طرح اور مرنا حسین کی طرح اس خبیث کو قاسم ولایت حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم سے کیا نسبت۔ تو جو شخص دشمن محبوبِ خدا ﷺ کو صحابہ اور اہل بیت اطہار کی پاک طینت ہستیوں کا درجہ دیتا ہے تو کیا اس کا رشتہ مدینہ طیبہ سے برقرار رہے گا؟ کیا ادھر سے کاٹ کر اس نے ایران سے اپنا رشتہ نہیں جوڑ دیا؟ اس پر غور فرمائیں اور اس کے بعد اپنے راستے کا تعین کریں۔

فقیر کو تو ان علماء پر حیرت ہے جو مدت دراز سے مختلف قسم کے خلاف ایمان و اسلام بیانات سن رہے ہیں اور پھر بھی اس کے معاون ہیں۔ تو غور فرمائیں کہ یہ تعاون علی الاثم والعدوان تو نہیں ہے؟ اس لیے کہ یہ بر و تقویٰ پر تو ہرگز تعاون نہیں ہے کہ بر و تقویٰ کا درجہ بعد از ایمان ہے اور جو شخص ایمان ہی سے ہاتھ دھو بیٹھے وہاں بر و تقوے کا کیا گزر تو ادارہ کے ساتھ